سوال

کیا موزوں پر مسح کرنا افضل ہے یا پاؤں دھونے افضل ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جمہور علماء کرام (جن میں ابو حنیفہ، مالک اور شافعی رحمہم اللہ شامل ہیں) کا کہنا ہے کہ پاؤں دھونے افضل ہیں، کیونکہ پاؤں دھونا اصل ہے تو اس طرح افضل بھی یہی ہوگا

دیکھیں : المجموع للنووی (502/1).

اور امام احمد کہتے ہیں کہ موزوں پر مسح کرنا افضل ہے، اور انہوں درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے :

1- یہ زیادہ آسان ہے، کیونکہ حدیث میں ہے :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو امروں میں اختیار دیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ آسان کو لیا، جبکہ وہ گناہ نہ ہوتا، اور اگر وہ گناہ ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں اس سے سب سے زیادہ دور بھاگنے والے ہوتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3560) صحیح مسلم حدیث نمبر (2327)

2- یہ رخصت ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

" جس طرح اللہ تعالی اپنی معصیت کرنے کو نا پسند فرماتا ہے، اسی طرح اسے یہ پسند ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے "

مسند احمد حدیث نمبر (5832) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے ارواء الغلیل (564) میں صحیح قرار دیا ہے

3- موزوں پر مسح کرنے میں ان بدعتیوں کی مخالفت ہوتی ہے جو مسح کرنے کے منکر ہیں، مثلا خوارج اور رافضی شیعہ

پاؤں دھونے اور موزوں پر مسح کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ساری احادیث مروی ہیں، جن کی بنا پر بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ : دھونا اور مسح کرنا برابر ہے، اور ابن منذر رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن القیم رحمہما اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے کہ :

ہر ایک میں افضل یہی ہے کہ وہ اس پر عمل کرے جو اس کی حالت کے موافق ہو، چنانچہ اگر تو اس نے موزے پہن رکھے ہوں تو اس کےلیے مسح کرنا افضل ہے، اور اگر اس کے پاؤں ننگے ہیں تو دھونا افضل ہے، اور پھر موزے تو پہنے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ ان پر مسح کیا جائے

اس کی دلیل مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جب انہوں نے وضوء میں پاؤں دھونے کےلیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے اتارنا چاہے تو رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا :

"رہنے دو، کیونکہ میں نے یہ موزے طہارت کے بعد پہنے تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر مسح کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (206) صحیح مسلم حدیث نمبر (274).

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ موزے پہننے والے کے حق میں مسح کرنا افضل ہے

اس کی دلیل ترمذی شریف کی درج ذیل حدیث بھی ہے :

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین رات اور تین نہ اتارا کریں، پیشاب پاخانہ اور نیند کی بنا پر نہیں بلکہ جنابت کی وجہ سے اتار دیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (104) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

چنانچہ مسح کرنے کا حکم افضلیت پر دلالت کرتا ہے، لیکن یہ اس کے حق میں افضل ہے جس نے موزے پہن رکھے ہوں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور فیصلہ کن بات یہ ہے کہ :

دونوں کے حق میں افضل یہ ہے کہ جو اس کے قدم کی حالت کے موافق ہو، چنانچہ ننگے پاؤں والے کے حق میں دھونا افضل ہے، وہ موزے نہ تلاش کرتا پھرے تا کہ اس پر مسح کرسکے، جس طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں جب ننگے ہوتے تو آپ دھوتے، اور جب موزے پہن رکھے ہوتے تو ان پر مسح کرتے" انتہی

ماخوذ از : الانصاف (378/1).

اور زاد المعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدموں کی حالت کے مخالف تکلف نہیں کرتے تھے، بلکہ جب موزے پہنے ہوتے تو انہیں اتارتے نہیں تھے بلکہ ان پر مسح کرتے، اور اگر پاؤں ننگے ہوتے تو اپنے پاؤں دھو لیتے، اور موزے نہیں پہنتے تھے کہ اس پر مسح کریں

مسح کرنا یا دھونے کی افضلیت کے مسئلہ میں یہ سب سے بہتر اور عدل و انصاف والا قول ہے، ہمارے شیخ (یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ) کا یہی قول ہے" انتہی

دیکھیں : زاد المعاد (199/1).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب